سوال

میرا سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے ، بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ معصوم ہیں اوران سے گناہ سرزد نہیں ہوتے ، اور بعض کہتے ہیں کہ ان سے غلطی ہو سکتی ہے ،اور میرا شخصی طور پر یہ عقیدہ نہیں کہ وہ خطاء کے بغیر ہیں وہ اس لئے کہ آپ بشر ہیں ، توکیا یہ ممکن ہے کہ آپ قرآن وسنت سے صحیح رائے دے سکیں میں آپ کا مشکور ہوں ؟ اوراللہ تعالی ہی بڑا ہے ۔

جواب

الحمد للہ

اول : آپ نے سوال میں لفظ خطا یا استعمال کیا ہے جس کا استعمال بہت بڑی غلطی ہے ، کیونکہ خطا یا خطیئۃ کی جمع ہے جس کا معنی گناہ ہے جوکہ انبیاء ورسل سے ہونا محال ہے ، بلکہ صحیح یہ تھا کہ آپ اخطاء کا لفظ استعمال کرتے جس کا معنی غیر ارادی طور پر غلطی کرنا ہے اور پھر بعض اوقات غلطی عفوی ہوتی ہے لیکن گناہ کا معاملہ اس طرح نہیں ۔

دوم : اب رہا مسئلہ غلطی اور خطاء کا تو انبیاء اور رسل علیہم السلام اوران میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں نے کبھی بھی ارادی طور پر رسالت کے بعد کوئی ایسی غلطی نہیں کی جوکہ اللہ تعالی کی معصیت میں ہو اوراس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور سب انبیاء ورسل علیہم السلام کبائر سے معصوم صغیرہ کے علاوہ ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

(یہ قول کہ انبیاء کبیرہ گناہ سے معصوم ہیں صغیرہ کے علاوہ اکثر علماء اسلام اور سب گروہوں کا قول ہے ، اوراسی طرح اہل تفسیر اور اہل حدیث اور اکثر فقہاء کا بھی یہی قول ہے ، بلکہ صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین اور آئمہ اکرام اور تابعین عظام اور تبع تابعین رحمہم اللہ جمیعا سے اس قول کے علاوہ اور کوئی قول منقول نہیں) مجموع الفتاوی (4/319)

اوراسی موضوع کے بارہ میں مندرجہ ذیل سوال لجنہ دائمہ کے سامنے پیش کیا گیا :

سوال :

بعض لوگ ان میں سے ملحد قسم کے لوگ بھی ہیں یہ کہتے ہیں کہ : انبیاء ورسل سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے ، یعنی وہ بھی باقی لوگوں کی طرح غلطی کا ارتکاب کر سکتے ہیں ۔

اور وہ یہ کہتے ہیں کہ : سب سے پہلی خطاء اور غلطی کا ارتکاب کرنے والا آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل تھا جس نے ھابیل کو قتل کیا ۔ ۔ اور داود علیہ السلام نے اس وقت غلطی کی جب ان کے پاس دو فرشتے آئے توانہوں نے پہلے کی بات سن لی اور دوسرے کی نہ سنی ۔ ۔ اوراسی طرح یونس علیہ السلام کا قصہ جبکہ انہیں مچھلی نے نگل لیا ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ قصہ ، لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نفس میں ایسی بات چھپائی تھی جس کا کہنا اور ظاہر کرنا واجب تھا ۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کے ساتھ قصہ : جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ فرمایا کہ : تم اپنے دنیاوی معاملات کو زیادہ جانتے ہو ، تو وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں غلطی کی ۔

اوراسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کانابینا صحابی کے ساتھ قصہ : وہ ترش رو ہوااور منہ موڑلیا ، (صرف اس لئے کہ) اس کے پاس ایک نابینا آیا ۔

توکیا حقیقتا انبیاء اور رسل غلیطی کا ارتکاب کرتے ہیں ، اور ہم ان گناہگار لوگوں کا رد کیسے کریں ؟

جواب :

جی ہاں انبیاء ورسل سے خطاء اور غلطی ہو سکتی ہے لیکن اللہ تعالی انہیں اس غلطی پر رہنے نہیں دیتا بلکہ ان پر اوران کی امتوں پر رحمت کرتے ہوئے انہیں ان کی خطاء بتا کر اس لغزش کو معاف کر دیتا ہے اور اپنی رحمت و فضل سے ان کی توبہ قبول کرتا ہے ، اور اللہ تعالی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ، جس طرح کہ ان آیات میں غور فکر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے جو اس سوال کے موضوعات کے متعلقہ ہیں ۔

اور یہ کہ آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹے باوجود اس کے وہ دونوں انبیاء میں سے نہیں پھر بھی اللہ عزوجل نے اس کا اپنے بھائی کے ساتھ غلط اور برے کام کو بیان کیا ہے ۔ ۔ انتہی ۔

عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ - عبد الرزاق عفیفی - عبد اللہ بن غدیان - عبد اللہ بن قعود " فتاوی اللجنۃ الدائمۃ (194/3) فتوی نمبر 6290

سوم : اور رہا مسئلہ رسالت سے قبل کا تو علماء نے یہ کہا ہے کہ ہو سکتا ہے رسالت سے قبل ان سے بعض صغیرہ گناہ سرزد ہوں لکن کبیرہ اور ہلاک کر دینے والے تو ممکن ہی نہیں مثلا زنا ، شراب نوشی ، وغیرہ تو نبوت سے قبل بھی وہ ان سے معصوم ہیں ۔

اور رہا یہ کہ رسالت و نبوت کے بعد تو صحیح بات یہی ہے کہ بعض اوقات ان سے صغیرہ ہو سکتے ہیں لیکن وہ ان پر ہی نہیں رہتے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اور جمہور علماء سے جو عام نقل کیا جاتا ہے کہ وہ صغیرہ گناہوں سے معصوم نہیں لیکن وہ اس پر ثابت نہیں رہتے ، اور نہ ہی علماء یہ کہتے ہیں کہ ان سے ان کا کسی حال میں بھی وقوع نہیں ہوتا ۔

اور امت کے گروہوں میں سے عصمت مطلق کا قول سب سے پہلے نقل کیا گیا جو کہ رافضہ کا ہے اور وہ بہت بڑا ہے وہ یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ جو بھول اور تاویل اور سھو بھی ہو وہ اس سے بھی معصوم ہیں ۔ مجموع الفتاوی (320/4)

= انبیاء ورسل اللہ تعالی کی طرف سے دین کی تبلیغ میں معصوم ہیں :

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

وہ آیات جو کہ انبیاء کی نبوت پر دلالت کرتی ہیں وہ اس چیز پر دلالت کرتی ہیں کہ انبیاء اللہ تعالی کی جانب سے جو بھی خبر دیتے ہیں اس میں وہ معصوم ہیں تو انکی وہ خبر حق ہی ہوتی ہے ، اور نبوت کا معنی بھی یہی ہے کہ اللہ عزوجل نبی کو غیب کی خبر دیتا ہے اور نبی وہ غیبی خبر لوگوں تک پہنچاتا ہے ، اور رسول اس بات کا مامور ہوتا ہے کہ وہ مخلوق کو دعوت اور ان کے رب کی رسالت کی تبلیغ کرے ۔ مجموع فتاوی (18/7)

چہارم : اور وہ خطاء اور غلطی جو کہ بغیر قصد وارادہ کے ہوتی ہے وہ دو طرح کی ہے :

دنیاوی امور میں غلطی کرنا تو اس کا وقوع ہو سکتا ہے اور اس کے وقوع میں رسول بھی باقی انسانوں کی طرح بشر ہی ہیں اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ہوئی ، وہ دنیاوی امور مثلا : زرعی اور طبی اور لکڑی وغیرہ کے کام وغیرہ کے معاملات میں ، وہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے ہمیں یہ نہیں فرمایا کہ میں نے تمہاری طرف تاجر یا پھر مزارع یا ڈاکٹر و حکیم یا بڑھئی بھیجا

ہے توان معاملات میں خطاء وغلطی فطرتی اور جبلی چیز ہے جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں کوئی جرح وقدح نہیں کرسکتی ۔

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے توابل مدینہ کھجوروں کی تلقیح کرتے تھے ، یعنی نر کھجور کا شگوفہ مادہ میں لگاتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یہ کیا کرتے ہو توانہوں نے جواب دیا کہ ہم اسے ملاتے ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم یہ نہ کیا کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے ، توانہوں نے یہ کام چھوڑدیا توکھجوریں کم ہوئیں جس کاانہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکرکیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں توتمہاری طرح ایک بشر ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کے متعلق کوئی حکم دوں تواسے قبول کرلیا کرو ، اورجب میں اپنی رائے سے کوئی حکم دوں تومیں تمہاری طرح ایک بشر ہوں ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (2361) اورتابیر تلقیح کے معنی میں ہے ۔

توہم دیکھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مسئلہ میں خطا کرگئے جوکہ ایک دنیاوی معاملہ نے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی سب انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں لیکن وہ دینی معاملات میں خطا نہیں کرتے ۔

اوررہا یہ معاملہ کہ دینی معاملات میں غیر ارادی اورغیر قصد کے خطاء تواس میں علماء کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ اس طرح کی غیر ارادی غلطی نبی سے ہوسکتی ہے لیکن یہ فعل کے اعتبار سے خلاف اولی ہے ۔

تو نبی علیہ السلام کوایسا مسئلہ پیش آسکتا ہے جس کے بارہ میں اسکے پاس شرعی نص نہیں جس کی طرف رجوع کرکے اسے حل کرے تو نبی علیہ السلام اسے اپنی رائے سے حل کرتے ہیں جس طرح کہ علمائے اسلام میں سے کوئی عالم اجتہاد کرے تواگروہ اجتہاد صحیح ہوتواسے ڈبل اجرملتا ہے اوراگراس میں وہ خطا کرلے تواسے ایک اجرملتا ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی اسی طرح ہے کہ (جب کوئی حاکم فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرتا ہے تواگراس کا اجتہاد صحیح ہوتواسے ڈبل اجرملے گا اوراگراس نے اجتہاد کیا اوراس میں غلطی کربیٹھا تو اسے ایک اجرملے گا) صحیح بخاری حدیث نمبر (6919) صحیح مسلم حدیث نمبر (1716) اسے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت فرمایا ہے ۔

توایسا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارہ میں ہوبھی ۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے جنگ بدر کے دن قیدیوں کے متعلق مشورہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان میں سے کچھ لوگوں کو تمہاری قید میں دے دیا ہے ، تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کھڑے ہوئے اورکہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردنیں اتاردیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوبارہ کہا کہ اللہ تبارک وتعالی نے ان میں سے کچھ لوگوں کو تمہاری قید میں دے دیا ہے حالانکہ کل تک تووہ تمہارے بھائی تھے ۔

توراوی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی کھڑے ہوئے اورکہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گردنیں اتاردیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض کرلیا اورپھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اورلوگوں کے سامنے وہی بات دہرائی ، توابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اورکہنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ پسند فرمائیں توانہیں معاف کرکے ان سے فدیہ وصول کرلیں ۔

توراوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھرہ انورسے وہ غم جاتا رہاجوکہ اس سے پہلے تھا ، توراوی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں معاف فرمادیا اور ان سے فدیہ قبول کرلیا ۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی :

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ ان کے پاس قیدی ہوں قبل اس کے کہ وہ زمین میں کافروں کا خوب قتل کرلیتے تم لوگ دنیاوی فائدے چاہتے تھے ، اوراللہ تعالی تمہارے لئے آخرت کی بھلائی چاہتا تھا اوراللہ تعالی زبردست بڑی حکمتوں والا ہے ، اگراللہ تعالی کی طرف سے ایک بات پہلے سے لکھی نہ جاچکی ہوتی تو تم نے جومال قیدیوں سے

لیا ہے اس کے سبب سے ایک بڑا عذاب تمہیں آلیتا الانفال/66-67 مسند احمد حدیث نمبر (13143)

تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس حادثہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس مسئلہ میں کوئی صریح اور واضح نص نہیں تھی کہ قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجتھاد اور اپنے صحابہ سے مشورہ کیا تو ترجیح میں خطا ہوگئی کہ اولی تو یہ تھا کہ انہیں قتل کیا جائے تاکہ کفر کی کمر ٹوٹ جائے اور فدیہ لینا جائز تھا تو آپ نے کم تر چیز کو اختیار کیا جس میں خطا ہوگئی تو اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمادیں ۔

تو اس طرح کہ حادثات وواقعات حدیث اور سنت میں بہت ہی کم ہیں تو ہمارے لئے یہ واجب ہے کہ ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ انبیاء ورسل معصوم ہیں اور وہ اللہ تعالی کی نافرمانی اور معصیت نہیں کرتے ۔

اور ہمیں انتہائی زیادہ متنبہ رہنا چاہئے کہ جو یہ کہہ کر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیاوی امور میں خطا کرسکتے ہیں اس کا ارادہ ہو کہ وہ وحی میں طعن کرے ، حالانکہ ان دونوں دینی اور دنیاوی امور میں بہت فرق ہے ، اور ایسے ہی ہم ان گمراہ لوگوں سے بھی ہوشیار رہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بعض وہ احکام شرعیہ جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں وہ اجتھادات شخصیہ ہیں ان میں خطاء وصواب کا امکان ہے ، ان گمراہ لوگوں کو اللہ تعالی کا یہ فرمان نظر نہیں آتا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

اور وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے تو بولتے ہی نہیں یہ تو وحی ہے جو کہ ان کی طرف وحی کی جاتی ہے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ ہمیں انحراف سے دور رکھے اور گمراہی سے بچائے ، آمین ۔

واللہ تعالی اعلم .

اسلام سوال وجواب

فتوی نمبر :7208